



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

جو شخص حج کرے اور عمرہ نہ کرے، بلکہ عمرہ پھوڑ دے، بھول کریا جما، تو کیا اس سے عمرہ ساقط ہو جائے گا یا نہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ سے اس بارے میں کیا مسنوں ہے؟

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَعَلٰیکُمُ الْسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ

اَللّٰهُمَّ لِنَا دُلُوكٌ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ، آمَّا بَعْدُ

الحمد لله رب العالمين، عمرہ واجب ہونے کے بارے میں علماء کے دو قول ہیں۔ مذہب شافعی میں یہ دو قول ہیں تو امام احمد رحمہ اللہ سے بھی دو روایتیں ہیں، اور ان کے اصحاب کے ہاں مشور یہ ہے کہ عمرہ واجب ہے۔ تابع اکثر کا قول یہ ہے کہ یہ واجب نہیں ہے۔ جیسے کہ امام مالک رحمہ اللہ ہیں اور امام ابو حیفہ رحمہ اللہ۔ بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ دو قول مردوی ہیں۔

اور ظاہر یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں ہے۔ اور جس شخص نے حج کر لیا ہوا اور عمرہ نہ کیا ہوا، اس پر کچھ نہیں ہے، خواہ وہ اسے جان بوجہ کر پھوڑ دے یا بھول کر۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حج یہتہ کو فرض کیا ہے اور فرمایا ہے:

**وَلَئِلٰهٗ عَلٰی النَّاسِ حُجَّ الْبَيْتٍ مِّنْ أَسْطَاعُوا حِجَّةً سَبِيلًا... ۹۷ ... سورۃ آل عمران**

”اور لوگوں کے ذمے ہے کہ اللہ کیلئے یہتہ کا حج کریں، جو اس تک پہنچ کی طاقت رکھتا ہو۔“

”اور قرآن کریم میں وارد لفظ "حج" عمرے کو شامل نہیں ہے، بلکہ اس کا حج کے ساتھ اس طرح سے ذکر فرمایا ہے کہ جب بندے نے ان کا ارادہ کر لیا ہوا تو انہیں پورا کرے۔ فرمایا

**وَأَتُّهُوا حُجَّةً وَالْحَرَمَةَ ۖ ۱۹۶ ... سورۃ البقرۃ**

”اور پورا کرو حج اور عمرے کو اللہ کیلئے۔“

اور فرمایا:

**فَهُنَّ حُجَّ الْبَيْتٍ أَوْ أَعْتَرُ فَلَاجِنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَلْقَوْنَ بِمَا... ۱۵۸ ... سورۃ البقرۃ**

”جو یہتہ کا حج کرے یا عمرہ، تو اس پر صفا اور مروہ کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔“

مقصد یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اتمام (پورا کرنے) کا حکم دیا تو فرمایا کہ حج و عمرہ کو پورا کرو۔ اور یہ آیت کریمہ با تفاق علماء حدیثیہ کے سال میں ہے جو حج کے سلسلہ میں (نویں یا دسویں سال نازل ہوئی تھی، اور اسی موقع پر حج فرض کیا گیا تھا۔

صحیح ترقول یہی ہے کہ حج بعد میں فرض ہو اسے۔ اور جو کہتے ہیں کہ یہ چھٹے سال فرض ہوا تھا، ان کا استدلال اسی آیت کریمہ سے ہے جس میں اتمام کا حکم ہے۔ مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ دراصل اس میں حج و شخص یہ عمل شروع کرچکا ہو وہ اسے پورا کرے۔ اس میں حج و عمرہ کے شروع کرنے کا حکم نہیں ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے جب حدیثیہ کا عمرہ کیا، تو اس وقت تک حج یا عمرہ فرض نہیں کیا گیا تھا، پھر جب مشرکین نے آپ کو روک دیا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اس میں حج و عمرہ کے مکمل کرنے کا حکم دیا گیا اور محسر کے احکام بتاتے گے کہ جسے یہتہ کا احکام بتاتے گے رکھ دیا گیا ہو وہ اسے پورا کرے۔ اور اسی لیے تمام ائمہ کرام کا اتفاق ہے کہ حج و عمرہ جب شروع کر دیا گیا ہوا تو انہیں پورا کرنا لازم ہے۔ ان کے مقابلے میں روزہ، نماز اور عکاف کے بارے میں اختلاف ہے۔

اور عمرہ کے اعمال حج یہی کی طرح کے ہیں یعنی احرام، طواف، سعی اور بھر حلال ہو جانا، اور یہی اعمال حج میں بھی ہوتے ہیں، اور حج اللہ نے ایک بار فرض فرمایا ہے، دوبار نہیں۔ بلکہ کوئی بھی فریضہ ایسا نہیں ہو دوبار فرض کیا گیا ہو۔ اور طواف و دعاع حج کا حصہ نہیں ہے۔ یہ (طواف و دعاع) اسی بندے کے لیے ہے، جو کہ سے روانہ ہونا چاہتا ہو۔ لہذا جو کہ میں مقیم ہوا پر یہ طواف نہیں ہے۔ اور حاججوں میں سے بھی ہر ایک بار فرض نہیں ہے بلکہ حاضر عورت سے یہ ساقط ہے۔ اگر وہ یہ نہ کر سکے تو قربانی اس سے کفایت کر جاتی ہے اور اس کے ترک سے حج باطل نہیں ہوتا ہے، بخلاف اس کے جو طواف فرض ہے یا وقوف عرفات ہے (اس کے بغیر حج نہیں ہے) اور سی صفا و مروہ ایک بار ہے، لوم الخر میں رمی۔ مجرمات ایک ایک بار ہے اور حلق و تقصیر بھی ایک ہی بار ہے۔ تو اس تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ عمرے میں حج والے اعمال ہیں، اور اعمال حج اللہ نے ایک بار فرض کیے ہیں نہ کہ دوبار، تو عمرہ فرض نہیں ہے۔

اس موضوع پر جو ایک حدیث پیش کی جاتی ہے کہ ”عمرہ ایک مخصوصاً حج ہے ۔۔۔“ (صحیح ابن حبان: 14/501، حدیث: 6559-المترک للحاکم: 1/552، حدیث: 1447 و سنن الدارقطنی: 2/285، حدیث: 222) اس سے بعض علمائے کرام نے وحوب عمرہ کی دلیل لینے کی کوشش کی ہے حالانکہ اس سے بھی یہی نکلتا ہے کہ عمرہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں دو جوں کا بیان ہے یعنی اکبر اور اصغر کا جیسے کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر آیا ہے: **لَعْنَةُ حَجَّ الْأَكْبَرِ** (التوبہ: 9/3) مخلاف عمرے کے کہ اس کا کوئی وقت معین نہیں ہے، اسے سال کے سب مہینوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ (ایک اور اندراز سے بھی غور کیجیے کہ) عمرہ اور حج آپس میں لیسے ہیں جیسے کہ وضو اور غسل۔ غسل جذابت والے کے صرف غسل ہی کافی ہوتا ہے۔ مسحور کے نزویک اسے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ تو اسی طرح عمرہ اور حج ہے، اور یہ ایک بھی طرح کی دو عبادتیں ہیں، ایک بڑی ہے اور دوسری مخصوصی۔ جب بڑی ادا کردی گئی تو مخصوصی کا ادا کرنا واجب نہیں ہو گا۔ تاہم مخصوصی کا ادا کرنا افضل واکمل ضرور ہے جیسے کہ غسل کے ساتھ وضو کرنا افضل واکمل ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے بھی لیسے ہی کیا تھا، بلکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وملپنے حج کو ترتیب بنالیں اور فرمایا: ”عمرہ حج میں داخل ہو چکا، قیامت تھک کر لیے ۔۔۔“ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حج 932، حدیث: 1790 و سنن ابن داود، کتاب الناسک فی افراد الحج، حدیث: 1218 و سنن ابن حبان، افراد الحج، حدیث: 1790 سنن الترمذی، کتاب الحج، باب الحجۃ اواجہتہ حی ام لا، حدیث: 932)

هذا عندی والشراط بملاصواب

## فتاویٰ علمائے حدیث

### جلد 08